سکھوں کا سفاکانہ قتل

چمن میں بگولوں کا رقص

تحریر:- ابو غضنفر آل محمد۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

21 مارچ چٹی سنگھ پورہ میں سورج خونی کرنوں کے ساتھ طلوع ہوا اور ہندوؤں کے سفاکانہ رقص کا نظارہ کرتے ہوئے پردہ شب کی اوٹ میں غروب ہو گیا۔ ستارے جگمگائے اور مظلوم سکھوں کا آخری دیدار کر کے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ چاند اپنے چہرے سے نقاب اتارے ہوئے روشن ہوا تو ۳۹ سکھوں کی تڑپتی لاشیں خاک و خون میں لت پت نظر آئیں تو ہر تجزیہ نگار اور مبصر پیشانی تھامے، سر جھکائے اس سوچ میں پڑھ گیا کہ اس خاص موقع پر یہ سانحہ کیوں ہوا؟ کس نے کیا؟ اور کن مقاصد کیلئے کیا؟

بھارت نے بل کلنٹن کی آمد پر کئی ایک سیاسی مفاد کے حصول کے لئے اپنی انگلیوں کو خون سے رنگیں کیا۔ بھارت نے پاکستان میں دورہ کلنٹن کی ناکامی کی آخری کوشش کی۔ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو خراب کرنے کی سازش کی جو بری طرح ناکام ہوئی اور بھارتی سرکار کو عالمی میڈیا کے سامنے رسوا ہونا پڑا۔

اس شرپسند اور ظالم بھیڑیے کا خواب بکھر گیا امیدیں خاک میں مل گئیں اور منصوبے ناکام ہو گئے۔ اس عقل و فہم سے عاری سرکار کو کیا خبر کہ آزادی کی تحریک کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کچلا جا سکتا ہے۔ یہ اتنی ہی ابھرتی ہے جتنا دبایا جائے۔

بھارت نے کلنٹن کی آمد پر کئی ایک سیاسی مفاد حاصل کرنے، سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات خراب کرنے اور کلنٹن کے دورہ پاکستان کی ناکامی کی آخری کوشش میں سکھوں کا سفاکانہ قتل کیا۔

بھارت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کلنٹن کی ایشیاء آمد کے موقع پر یہ اقدام کیا جبکہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل پر زور دے دیا تھا۔ تاکہ ان کو باور کرایا جائے کہ یہ آزادی کی تحریک نہیں بلکہ دہشت گردی کے واقعات ہیں حالانکہ اس کی تردید خود ایل کے ایڈوانی کی 15 مارچ کی تقریر سے ہوتی ہے کہ کشمیری اور سکھ متفقہ طور پر آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ (جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے)

سی این این کی رپورٹ نے بھی ثابت کیا اور 22 مارچ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ میں بھی کہا گیا کہ قتل کرنے والے بھارتی فوجی وردیوں میں تھے ان کے ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں تھیں۔ کشمیر ٹائمز نے بھی لکھا کہ قاتل جاتے ہوئے جے ہند اور جے ماتا کے نعرے لگا رہے تھے جبکہ آتے ہی نصیر سنگھ گاؤں کے نمبردار کے پاس پہنچے۔ اس سے یہ کہتے ہوئے تمام مردوں کو گھروں سے نکلوایا کہ یہاں دہشت گرد چھپے ہوئے ہیں ہم نے تلاشی لینی ہے۔ 18-18 کی ٹولیاں بنا کر لائنوں میں کھڑے کر دیا اور آنکھ جھپکتے ہی گولیوں سے بھون ڈالا۔ بی بی سی نے بھی واضح کیا کہ دہشت گرد بھارتی فوجی وردیوں میں تھے اور ہندی بول رہے تھے۔ ان تمام ناقابل تردید حقائق کے باوجود بھی بھارت اس بات پر اصرار کئے ہوئے ہے کہ یہ واقعہ بھارتی فوج کا نہیں بلکہ پاکستانی دہشت گردوں کا ہے مگر اس میں بھارت کو بڑی ناکامی ہوئی ہے اور دہشت گردوں کی آمد سے لے کر سکھوں کے سفاکانہ قتل کے بعد دہشت گردوں کے فرار تک ڈیڑھ گھنٹے کا طویل وقت گزرا مگر قریب ہی بھارتی

پوسٹ ہونے کے باوجود بھارتی فوج جائے وقوع پر آٹھ گھنٹے بعد پہنچتی ہے۔ اس کے بعد عالمی میڈیا کو اس علاقے میں جانے سے روک دیا گیا' کرفیو لگا دیا گیا اور آزاد صحافت پابندی کا شکار ہو کر رہ گئی۔ یہ تمام تلخ حقائق اور گمراہ کن پروپیگنڈا ہی ان کے کذب کے لئے کافی ہے۔

بھارتی ایجنسیوں اور احمق سرکار کا یہی خیال تھا کہ وہ اس موقع پر یہ کام کر کے ایک تیر سے دو شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی' سیاسی مفاد کے حصول میں خون میں لت پت رنگیں انگلیوں کی کوئی قیمت پڑھ جائے گی۔ کلنٹن کو مطمئن کیا جاسکے گا کہ یہ تحریک آزادی کی نہیں بلکہ دہشت گردی ہے۔ اس واقعہ کو مسلمانوں کے سر تھوپنے سے سکھ اور کشمیری بھڑک اٹھیں گے' ہندو سرکار بڑے مزے سے ان کا تماشہ دیکھے گی' لیکن عقل و شعور سے خالی ہند سرکار کو کیا خبر کہ سکھوں کو ابھی گولڈن ٹیمپل کی بے حرمتی اور سینکڑوں سکھوں کے قتل عام کے زخم تازہ ہیں' کشمیری مسلمانوں کے کلیجے ابھی بابری مسجد کی شہادت سے چھلنی ہیں' تو یہ سکھ اپنے مکار دشمن کو کیسے اپنی سازش میں کامیاب ہونے دیتے' جن کی آبادی دو فیصد ہونے کے باوجود سیاچن اور کارگل محاذ پر کثیر تعداد مروادی۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ دس میں سے دو سکھوں کی لاشیں لوٹتی مگر اس کے برعکس دو ہندو اور آٹھ سکھ برف پوش پہاڑوں میں مسلم جانبازوں کا نشانہ بنے۔

آج تک سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان نہ پراپرٹی کا جھگڑا ہوا نہ کوئی اور تنازعہ' تو یہ سوچ بھی رکھنی خارج از امکان ہے کہ بھارت سکھوں اور مسلمانوں کو باہم دست و گریبان کرنے کی سازش میں کامیابی کا چہرہ دیکھ سکے گا۔ مسلمانوں کو اسلام کسی کے ناجائز قتل کی اجازت نہیں دیتا' اسلام محبت و ایثار اور امن و آشتی کا درس دیتا ہے۔ اس کے علاوہ سکھوں کو بھی یقین ہے کہ کشمیر کی آزادی کے بغیر خالصتان کی آزادی کا سورج طلوع نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرامؓ خیر الامم تھے

روافض کو حضرت علی اور انکی آل کے ساتھ اتنی غلط عقیدت ہے کہ وہ صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر کبھی غور و فکر بھی نہیں کر سکتے۔ انہیں ہمیشہ ان کے اندر نقائص ہی دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کی زندگیوں میں غور کیا جائے تو اندازہ ہو گا کہ وہ نہ صرف امت محمدیؐ میں سب سے بہتر تھے بلکہ دنیا بھر کی قوموں میں سب سے افضل تھے

انکے اندر بشریت کے تقاضے سے کچھ کوتاہیاں بھی ہوئیں مگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد انہیں کا درجہ ہے۔ سیرت اور کردار کے لحاظ سے دنیا کی کوئی قوم ان کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ اگر انکی زندگی میں کہیں کہیں ہلکے سے دھبے نظر آتے ہیں تو اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے سفید کپڑے میں سیاہی کی کچھ چھینٹیں پڑی ہوں۔ ان عیب چینوں کو یہ چھینٹیں تو نظر آتی ہیں مگر کپڑے کی سفیدی نظر نہیں آتی۔ اسکے برعکس دوسری قوموں پورا نامہ اعمال سیاہ ہے اس میں کہیں کہیں سفیدی نظر آتی ہے۔ یہ شیعہ یہود و نصاریٰ کی تعریف کرتے ہیں اور ان سے دوستی کا دم بھرتے ہیں لیکن انہیں مومنین سابقین سے دلی عداوت اور نفرت ہے اگر ان سے پوچھا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں بدترین لوگ کون ہیں تو ان کا متفقہ جواب صحابہ کے متعلق ہو گا۔ اگر انکے اس نظریہ کو مان لیا جائے تو یہ رسول کریم ﷺ کی رسالت پر سب سے بڑا داغ ہے کیونکہ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کامیاب نہیں ہو سکی۔ آپؐ نے ایک امت پیدا کی جسکی ایک کثیر تعداد حق کے صحیح راستے کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کرتی رہی۔ آپکو آئندہ ہونیوالے بہت سے واقعات کا علم دے دیا گیا تھا تو کیا آپکو اتنی سی بات معلوم نہ ہو سکی کہ آپکے بعد آپکے بہترین ساتھی آپکے راستے سے منحرف ہو جائیں گے اگر ایسا ہوتا تو آپ پہلے ہی سے اسکی خبر کر دیتے تاکہ عام لوگ انکو خلیفہ یا امام نہ بنائیں۔ جس شخص سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اسکا دین دنیا کے تمام دینوں پر غالب ہو گا اسکے اولین پیروؤں کے متعلق کیونکر گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو جائیں گے۔

ادارہ اپنے کرم فرماؤں کو نئے ہجری سال کی آمد پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔

اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سال کو عالم اسلام کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین یارب العالمین